|  |  |
| --- | --- |
| **یہ بنتِ اسد جسکو تھامے کھڑی ہیں**  **علی ہے علی ہے علی ہے علی ہے** | **خبر لامکان کے مکان سے اڑی ہے**  **علی ہے علی ہے علی ہے علی ہے** |
| ہے صدیوں سے اِس گھر کے چکر لگائے  نہ دیکھا کسی کو کہ اندر سے آئے  یہ پہلی دفا گھڑ سے نکلا کوئی ہے | تحیّر ہے یہ کیا ہوا اور کیوں کر  بنا کس کی خاطر یہ دیوار میں در  یہ دیوار شق کس کی خاطر ہوئی ہے |
| میں ایسوں سے کیسے اٹھوں گا خدایا  اسے بھیج دے جس کی خاطر بنایا  اٹھوں اس کے ہاتھوں پہ حسرت بڑی ہے | بڑھے ہیں پہاڑوں پہ جان کو بچائے  نبوت کو میداں میں آ کر بچائے  تبھی لا فتح کی صدا رب نے دی ہے |
| نہ دولت نہ سروت کی خاطر ہے مارا  زرع تیغ خنجر نہ لوٹا تمہارا  تمہیں جس نے مارا یقیناً علی ہے | الہی بھگوڑوں سے اُکتا گیا ہوں  میں گر گر کے میداں میں شرما گیا ہوں  کہاں ہے جو ہو تو فتح لازمی ہے |
| پیمبر نے پیغام پایا خدا سے  نکاح مرتضیٰ کا ہوا فاطمہ سے  نکاح خوان جس کا خدا ءِجلی ہے | یہ بستر پہ اپنے جو سلوا رہے تھے  نبی گویا ہجرت میں بتلا رہے تھے  نہ ہوں میں تو میری جگہ بس یہی ہے |
| یہ آؔصف خدا نے کہا میرے پیارے  یہ چاہا کہ دل میں سکوں ہو تمہارے  صدا جس کی بحرِ تکلم چُنی ہے | |